"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ایڈیشن
شہادت ۱۳۵۸ ہش اپریل ۱۹۷۹ء
نورالدین منیر ایم۔اے

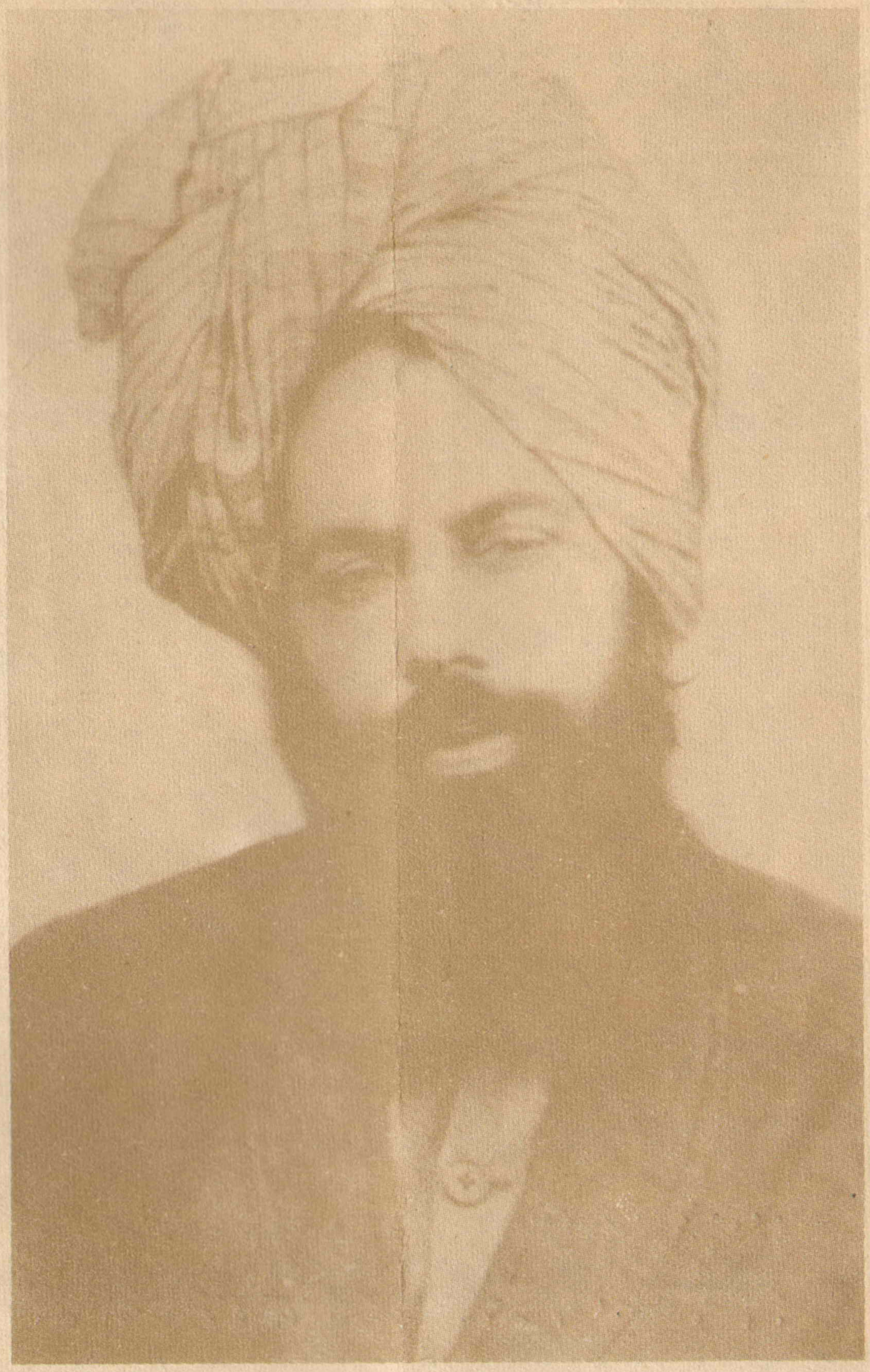

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۸۳۵ - ۱۹۰۸

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ

تحریکِ جدید ربوہ

شہادت ۱۳۵۸ھش

(اپریل ۱۹۷۹ء)

مدیرِ اعلیٰ :-

نورالدین منیر ایم۔ اے

ادارۂ تحریر :-

بشارت احمد بشیر ایم۔ اے

بدل اشتراک :-

پاکستان :- پانچ روپے

فی پرچہ :- پچاس پیسے

ترتیب

- خدا ہے (اداریہ) ص۲
- نظم ص۵
- ہمارے قارئین کرام کا رائے۔ ص۶
- آپ کے سوالات اور ان کے جوابات ص۸
- ایک غیر از جماعت صحافی خاتون کے تاثرت ص۱۱
- مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ گھانا کے ایمان افروز حالات۔ ص۱۶
- کاروانِ اسلام ص۱۹
- اشتہارات ص۲۱

پبلشر :- عبداللطیف خان۔

پرنٹر :- سید عبدالحی

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی دس تاریخ

رجسٹرڈ نمبر ایل :- ۷۶۷۶

فون نمبر :- ۶۷۸

کتابت :- حمید الدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۵ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۴

شہادت ۱۳۵۸ھ ش

(اپریل ۱۹۷۹ء)

اداریہ

غداہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نورالدین منیر ایم۔اے

انسان نے جب سے اِس دُنیا میں آنکھ کھولی ہے اور جب سے وہ شعور کی نعمت سے بہرہ ور ہوا ہے اس کے دل میں ہمیشہ یہ سوال اُبھرتا رہا ہے کہ آیا اِس کائنات کا کوئی خالق ہے یا نہیں؟ اور یہ کہ آیا وہ خود بخود پیدا ہو گیا ہے یا کسی مقتدر ہستی نے اسے پیدا کیا ہے؟ اِس سوال کے حل کے لئے اس کی عقل نے راہنمائی کی ہے کہ ہمارا روزمرّہ کا مشاہدہ یہ ثابت کرتا ہے کہ جب کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ چیز بھی بغیر کسی مسبب کے معرضِ وجود میں نہیں آتی تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ یہ اتنی وسیع کائنات بغیر کسی خالق کے پیدا ہو جائے۔ اِس بات کو صحرا میں رہنے والا ایک اَن پڑھ گڈریا بھی آسانی سے سمجھتا ہے کہ کسی جگہ مینگنیوں کا وجود اِس امر پہ دلالت کرتا ہے کہ وہاں سے لیکریوں کا ریوڑ گذرا ہے اور شہر میں رہنے والے انسان کے لئے بھی یہ بات سمجھنا مشکل نہیں ہے کیونکہ وہ بھی روزانہ یہی دیکھتا ہے کہ جب تک کوئی موثر موجود نہ ہو کوئی اثر پیدا نہیں ہو سکتا۔

اِس دلیل سے وہ خدا شناسی کے اس مرتبہ تک تو پہنچ جاتا ہے کہ اِس کائنات کا کوئی خالق ہونا چاہیئے لیکن جب تک وہ اس مقتدر ہستی کو اپنے وجود میں خود محسوس نہ کرے اور جب تک وہ خود اس کی قدرتوں کا مشاہدہ نہ کرلے اسے اس کے موجود ہونے اور زندہ ہونے پر کامل یقین حاصل نہیں ہو سکتا۔ اِسی مرحلہ پر انبیاء کرام اور صلحائے عظام اس کی راہبری کرتے ہیں اور ان کی راہنمائی سے وہ یقینِ کامل کی منزل تک پہنچ

جاتا ہے۔

یہ خدا کے برگزیدہ بندے خدا کے ہوتے ہیں اور خدا ان کا ہو جاتا ہے۔ وہ ان کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ ان کے ساتھ کلام کرتا ہے اور انہیں غیب کی خبریں بتاتا ہے۔ ان کے دشمنوں کو جو ان کے مٹانے کے درپے ہوتے ہیں ناکام رکھتا ہے اور ان کے مقابلہ میں انہیں کامیابی اور کامرانی بخشتا ہے۔

ظالم لوگ انہیں تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ مٹا دئیے جاتے ہیں۔ تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مٹانے کے لئے فرعون نے کونسی کسر چھوڑی لیکن آخر خدا کی قہری تجلّی نے اسے اس کے لاؤ لشکر سمیت غرق کر دیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو یہودیوں نے لعنتی موت مارنے کے کتنے جتن کئے مگر وہ خائب و خاسر ہی رہے اور خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندہ کو نجات اور عزّت دی۔ پھر سب سے بڑھ کر ہمارے آقا و مولا سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ملتا ہے۔ مکّہ والے کس غرور سے آپ کو تباہ کرنے چلے تھے لیکن بدر کی لڑائی کے موقع پر خود ہی تباہ ہو گئے حالانکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ ان کے مقابلہ کی بالکل تاب نہ رکھتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ وہ بزرگ ہستیاں ہیں جنہوں نے خدا کو دیکھا ہے۔ خدا کا مشاہدہ کیا ہے اور جن کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنی قدرتوں کا اظہار کیا ہے۔ ان کے حالات۔ ان کے سوانح اور ان کی گواہی ہمیں بھی یقینِ کامل تک پہنچا سکتی ہے کیونکہ سچے اور امین لوگوں کی گواہی ان کے بیان کی صداقت پر قطعی دلیل ہوا کرتی ہے چنانچہ ہم اپنے دنیوی معاملات میں بھی ہمیشہ صادق اور امین لوگوں کی گواہی قبول کرتے ہیں اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر یقین لاتے ہیں خواہ ہمیں خود ذاتی طور پر ان معاملات کا تجربہ نہ ہوا ہو۔ پس انبیاء اور صلحائے عظام کی گواہی راہِ سلوک میں ہماری کامل راہنمائی کر سکتی ہے اور اگر ہم خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ان کے حالات سے رجوع کرنا چاہیئے۔

اِس زمانہ میں بھی خدا کے ایک برگزیدہ بندہ نے خدا تعالیٰ کو دیکھا ہے اور اس کا مشاہدہ کیا ہے خدا تعالیٰ نے اس کے ساتھ نہ صرف کلام کیا بلکہ اس کی تائید میں ہزاروں نہیں لاکھوں نشان دکھائے ہیں۔ میری مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہے جنہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور غلامی میں یہ مرتبہ حاصل کیا اور پھر ساری دُنیا کو یہ نوید دی کہ خدا موجود ہے۔ نہ صرف موجود ہے بلکہ وہ اپنے بندوں سے انتہائی پیار کرتا ہے۔ ان کی دعائیں سُنتا اور ان سے ہمکلام ہوتا ہے اور ان کی مدد کرتا ہے۔ پس خدا شناسی میں مرتبۂ یقین کے حصول کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گواہی کا علم حاصل کرنا چاہیئے اور آپ کی ساری کتب پڑھنی چاہئیں جن میں آپ نے تفصیل سے اس گواہی کو قلمبند کر دیا ہے۔ ذیل میں آپ کے ارشادات

میں سے ایک اقتباس پیش کیا گیا ہے جس میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ خدا شناسی میں یقینِ کامل کے رتبہ کے حصول کے لئے آپ کی کتب سے استفادہ حاصل کرنا چاہیئے۔ حضورؒ فرماتے ہیں:۔

"وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعلِ تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعلِ تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے اس نے مامور کیا ہے کہ میں دُنیا کو اس لعلِ تاباں کے حصول کی راہ بتادوں۔ اس راہ پر چل کر میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اس کو حاصل کرلے گا اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس سے یہ ملتا ہے ایک ہی ہے جس کو خدا کی سچی معرفت کہتے ہیں۔ دراصل یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے کیونکہ ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔ فلاسفر جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے موضوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے صرف اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہیئے مگر میں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صـ۱۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

محترم محمد شفیق صاحب قیصر غریب طبیعت، انتھک محنت کرنے والے پُرخلوص نوجوان تھے۔ کام کو سمجھنے اور کرنے کی صلاحیتوں سے خدا نے انہیں بہرہ ور کیا تھا۔ وہ نہ کرنا تو جانتے ہی نہ تھے۔ خدمتِ سلسلہ میں ہی انہوں نے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کی، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ درجاتِ بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔ محترم قیصر صاحب ۲۲ مارچ کو رنگون میں کار کے ایک حادثہ میں جاں بحق ہوئے۔

الحمد للہ جماعتِ احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت بخیر و خوبی سرانجام پائی۔ امسال تقریباً پانچ کروڑ روپے کی رقم تحریکِ جدید، صدر انجمن احمدیہ اور وقفِ جدید اشاعتِ اسلام کے لئے خرچ کریں گے۔ الحمد للہ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے وعدہ کے مطابق جماعت کا قدم ترقی کی طرف گامزن ہے۔ امسال شوریٰ میں دوسرے ممالک سے بھی متعدد نمائندے شریک ہوئے۔ شوریٰ کے آخری اجلاس میں تقریباً دو گھنٹہ تک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ایمان افروز اور ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ آخر میں جب دعا کیلئے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھے تو تضرع اور سسکیوں کی آوازیں رحمتِ باری کو جذب کرنے کے لئے بلند ہوئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادا یہ کس قدر اُس کی حسیں ہے — عیاں ہو کر بھی وہ پردہ نشیں ہے
قصور اپنی نظر کا ہے یہ ورنہ — کہاں وہ یار جلوہ گر نہیں ہے
چھپا پھرتا ہے تُو جس سے وہ ہستی — تری شہ رگ سے بھی اقرب تریں ہے
نہیں حد کوئی جس کی وسعتوں کی — ترے ننھے سے دل میں وہ مکیں ہے
وہی مشکل کی گھڑیوں میں ہمیشہ — ہر انساں کا مددگار و معیں ہے

ہوا ہوں میں اسیرِ روئے جاناں
بھلا تو اِس پہ کیوں چیں بر جبیں ہے

ترا پیشہ جفا میرا محبّت! — ترا ایماں ہے وہ میرا یہ دِیں ہے
مَیں حیراں اِس پہ ہوں ہمدم کہ آخر — مجھی پر کیوں زمانہ نکتہ چیں ہے
جہاں دشمن ہے پھر بھی جی رہا ہوں — لبوں پر شکر ہے شکوہ نہیں ہے
قسم مجھ کو خدائے دو جہاں کی — جو خلّاقِ سمٰوات و زمیں ہے
ہے جس کے ہاتھ میں میری رگِ جاں — کوئی شَی جس سے پوشیدہ نہیں ہے
قسم جس کی اُٹھانے والا جھوٹی — نہیں انساں وہ شیطانِ لعیں ہے

مرا ایمان ہے یہ جان و دِل سے
محمدؐ رحمۃٌ لِّلعالمیں ہے

محمدؐ گلشنِ ہستی کی رونق — محمدؐ نورِ جانِ مومنیں ہے
نبوّت ختم ہے اُس نورِ حق پر — وہ شاہِ دِیں ہے ختم المرسلیں ہے
وہی ہے سیّدِ اولادِ آدم — وہ تنِ تنہا شفیعُ المذنبیں ہے
غلام احمدؑ مسیحِ قادیانی — غلامِ تاجدارِ مرسلیں ہے
شریعت اہلِ دُنیا کے لئے اب — سِوا قرآن کے کوئی نہیں ہے
بتا انصاف و حق ترسی سے اب تُو — وہ کیا ہے مجھ میں جو کفر مُبیں ہے

جو ٹھانی ہے ابھی کر گزرو صدیقؔ
زمانہ تو ازل سے نکتہ چیں ہے

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ انگلستان و جزائر فجی)

ہمارے قارئینِ کرام کی رائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱)

رسالہ تحریکِ جدید ہر لحاظ سے ترقی کی منازل پر گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔ سالنامہ کی ایک درجن مزید کاپیاں ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔ (محمد منور امیر و مشنری انچارج احمدیہ مشن کینیا مشرقی افریقہ)

رسالہ کی ترقی میں آپ جیسے سب دوستوں کا بھی حصّہ ہے جو اپنے مضامین سے رسالہ کو نوازتے ہیں۔ جزاکم اللہ۔ مشرقی افریقہ میں احمدیہ مشن نے اسلامی تعلیمات کی برتری اور قرآن شریف کی عظمت کا سکّہ بٹھا دیا ہے جس کے سب خاص و عام معترف ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ تازہ حالات سے اطلاع دیتے رہیں گے کہ کس طرح لوگوں میں اسلام سے دلچسپی بڑھتی جا رہی ہے۔ نورالدین منیر

(۲)

رسالہ "ماہنامہ تحریکِ جدید" جب بھی نظر کے سامنے آتا ہے نیا ہی محسوس ہوتا ہے اور ہر ماہ ایک نئی شان کے ساتھ حاضر ہوتا ہے۔ اس کی جاذبیتِ نظر اور مضامینِ علمی سے ہمیں جو رُوحانی فائدہ پہنچتا ہے اس کے لئے آپ یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں۔ شمارہ امان ۱۳۵۸ ہش نظر سے گذرا۔ محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے غیر احمدی احباب کے اعتراضات کا جواب انتہائی جامع اور قابلِ تعریف رنگ میں دیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں مزید توفیق دے۔ آپ یہ سلسلہ جاری رکھئے گا۔ خدا کرے اِس رسالہ کا معیار ہمیشہ بڑھتا چلا جائے اور قارئین کی تربیت کا موجب ہو اور سلسلہ کی تبلیغ و ترقی کا ذریعہ۔ آمین (بشارت احمد عابد چیمہ ایم۔ اے۔ مینیجر کرسینٹ ماڈل سکول سرگودھا)

اِس امر سے بہت خوشی ہوئی کہ آپ کی نظر میں رسالہ تبلیغِ اسلام و احمدیت اور تربیتِ قارئین کا فریضہ نہایت کامیابی سے ادا کر رہا ہے۔ رسالہ کا مقصد اس عظیم الشان اور عالمگیر مہم سے احباب کو باخبر رکھنا ہے جو فی زمانہ جماعتِ احمدیہ نے اسلام کی تبلیغ کے لئے برپا کر رکھی ہے۔ دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اِس مقصد کو مستعدی اور خلوصِ نیّت سے پورا کرنے کی توفیق دیتا رہے اور ہم رسالہ کے معیار کو بلند کرنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔

آپ نے تربیت کے لئے بھی رسالہ کو مفید قرار دیا ہے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ تربیتِ نفس بڑا کٹھن کام ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ انسان کے دل میں ایمان کی ایسی طاقت پیدا ہو جائے کہ وہ ہر قسم کے طبعی جوشوں کے

وقت اپنے ہوش و حواس قائم رکھے اور کسی موقع پر بھی خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرے۔ خدا کرے کہ رسالہ تحریکِ جدید اس طاقت کی نشوونما کے لئے موثر کوشش کرتا رہے۔ نورالدین منیر

(۳)

رسالہ تحریکِ جدید خوب ترقی کر رہا ہے اللہ تعالیٰ مزید ترقی دے اور آپ سب کو جزائے خیر دے جو اس کی بہتری کے لئے کوشاں ہیں۔ مزید بہتری کے لئے میری یہ تجویز ہے کہ رسالہ میں فوٹو بھی دئے جائیں۔ فی زمانہ خیالات کی اشاعت میں تصاویر کو بھی بڑا دخل ہے۔ تبلیغی مہمات کی تصاویر دینے سے رسالہ مزید دلچسپ بن جائے گا۔

(محمد حنیف یعقوب۔ احمدیہ مشنری ٹرینیڈاڈ۔ ویسٹ انڈیز)

آپ کی تجویز نہایت مفید ہے جزاکم اللہ۔ اس پر غور کیا جا رہا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ جلد رسالہ تحریکِ جدید ایسی تصاویر سے بھی مزین کیا جائے گا جو تبلیغِ اسلام اور اس کی تعلیمات کی ترجمانی کرتی ہوں۔

نورالدین منیر

(۴)

ماہِ فروری کا رسالہ "تحریکِ جدید" پڑھا۔ جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر کا بصیرت افروز مضمون پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ انہوں نے تیس سال کی محنتِ شاقہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس دعویٰ کے ثبوت میں کہ عربی زبان اُمّ الالسنہ ہے بڑے قوی شواہد پیش کئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اس ضمن میں میں اس امر پر بے حد افسوس کا اظہار کرتا ہوں کہ گو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان عربی ہے اور ہمارے مسیح کی زبان اُردو لیکن ہم بھی عربی اور اُردو کو وہ اہمیت نہیں دیتے جو انگریزی کو حاصل ہے۔ ہمارے اُردو اخبارات میں بھی انگریزی کے الفاظ کی بھرمار ہوتی ہے جسے اکثر لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ ایک بہترین رسالہ کی ادارت آپ کے ذمہ ہے یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ عربی اور اُردو زبان کو رائج کرنے کی سوچیں۔

(عبدالغفار غنی۔ 79, HAMROUSH RD. SOUTHALL MIDDX, ENGLAND

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے خط کا خلاصہ پیش کر دیا گیا ہے اور آپ کے ریمارکس سے متعلقہ محکمہ کو اطلاع کر دی گئی ہے۔ عربی اور اُردو کی اہمیت سے کیسے انکار ہو سکتا ہے۔ دونوں زبانوں ہمارے لئے مقدس ہیں اور حسبِ توفیق ان کی خدمت کی جا رہی ہے۔ انگریزی زبان ان دونوں زبانوں کے مقابلہ میں ثانوی حیثیت رکھتی ہے لیکن اس کی اہمیت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ اسی کے ذریعہ دُنیا بھر میں تبلیغِ اسلام کا کام نہایت آسانی سے انجام دیا جا سکتا ہے۔

نورالدین منیر

آپ کے سوالات اور ان کے جوابات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف)

سوال ۱۔ عذابِ الٰہی اور طبعی حوادث میں کیا فرق ہے؟ یہ دونوں کب اور کن کن صورتوں میں کس پر اطلاق ہوتے ہیں؟ اِس سلسلہ میں یہ بھی وضاحت کر دیں کہ مخالفینِ انبیاء میں سے کسی کو جسمانی طور پر (قدرتی) بطور سزا کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسے عذاب یا مخالفت مامور من اللہ کا نتیجہ کہا جائے گا جبکہ انبیاء کی جماعت میں کسی کو وہی یا اسی نوعیت کی تکلیف پہنچے تو وہ عذاب نہیں کہلائے گی۔ دونوں میں کیا فرق ہوا۔ مطلب یہ کہ ایک ہی بیماری یا تکلیف کو ایک وقت میں عذاب اور ایک وقت میں طبعی حادثہ کیونکر قرار دیا جاتا ہے؟

الجواب:۔ ا۔ عذابِ الٰہی اور طبعی حوادث میں فرق یہ ہے کہ عذابِ الٰہی بطور سزا کے آتا ہے اور حوادث طبعی عذاب سے عام ہے یعنی سزا کے طور پر بھی ہوتے ہیں اور سزا کے بغیر بھی، عذابِ الٰہی شرعی سزا کو کہتے ہیں اور حوادثِ طبعیہ کبھی شرعی سزا بن جاتے ہیں اور کبھی شرعی سزا نہیں ہوتے بلکہ نیچر کے ماتحت وقوع میں آتے ہیں۔ پس اِن دونوں میں عموم خصوص کی نسبت ہے یعنی ہر عذابِ الٰہی سزا ہوتا ہے اور بعض حوادثِ طبعی سزا ہوتے ہیں اور بعض نہیں۔ مثلاً ایک شخص بھول کر زہر کھا لے دانستہ نہ کھائے اور اس سے تکلیف اُٹھائے یا مر جائے تو یہ طبعی حادثہ سمجھا جائے گا۔ اِس دُکھ یا موت کو شرعی سزا نہیں سمجھا جائے گا۔ اِس صورت میں یہ دُکھ تو ہوگا جسے لغۃً عذاب بھی کہہ سکتے ہیں لیکن اصطلاحِ شرع میں یہ عذاب نہیں ہوگا۔ کیونکہ اصطلاحِ شرعی میں عذاب شرعی سزا کو کہتے ہیں اور نادانستہ زہر کھا کر دُکھ اُٹھانے یا مر جانے کو شرعی سزا نہیں کہا جاتا۔ شرعی سزا دانستہ بدکرداری پر ملتی ہے۔

ب۔ چونکہ عذابِ الٰہی شرعی سزا کے طور پر آتا ہے اِس لئے یہ انبیاء کی شدید مخالفت اور دشمنی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ دُنیا میں یہ سزا صرف نبی کے انکار یا اس سے اختلاف کی بناء پر نہیں ملتی بلکہ اس سے عداوت رکھنے اور اس کے برخلاف شرارت کے نتیجہ میں ملتی ہے اور اس سے پہلے ایسے لوگوں کو نبی کے ذریعہ انذار کیا جاتا ہے اور سزا پانے کے متعلق پیشگوئی اور خبر موجود ہوتی ہے۔

وہ طبعی حوادث جن کے متعلق نبی کی خاص

پیشگوئی نہ ہو وہ عذاب قرار نہیں پا سکتے خواہ وہ حوادث مومنوں پر آئیں یا کافروں پر! لیکن اگر کسی خاص آدمی یا قوم کے لئے جو نبی کی دشمن ہو پیشگوئی موجود ہو تو اس کے مطابق جو دُکھ اس شخص یا قوم کو پہنچے وہ عذابِ الٰہی کہلائے گا۔ یہی قرآن کا فیصلہ ہے وہ دُکھ جو مومنوں کو پہنچتے ہیں انہیں قرآنِ مجید میں ابتلا یعنی آزمائش قرار دیا گیا ہے چنانچہ جنگِ احزاب کے متعلق فرمایا هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا (احزاب ۱۱/۳۳) یعنی مومنوں کے لئے یہ جنگ ابتلا اور زبردست زلزلہ تھا۔

اور جنگِ بدر کے ذیل میں فرمایا قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ (توبہ ۱۴/۹) کہ اے مسلمانو! ان کافروں سے جنگ کرو اللہ تمہارے ہاتھوں سے انہیں عذاب دے گا اور انہیں رُسوا کر دے گا۔

بے شک جب جنگ یا لڑائی ہو تو اس میں مسلمان بھی مارے جائیں گے۔ مومنوں کے لئے وہ موت عذاب قرار نہیں پائے گی بلکہ شہادت کی موت قرار پائے گی کیونکہ اس کے بعد اُن کے لئے ترقیات کے دروازے کھل جاتے ہیں چنانچہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ (بقرہ آیت ۱۵۴) یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے اُن کو مُردہ خیال مت کرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی کو سمجھ نہیں سکتے۔ نیز فرمایا يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَنْ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (سورہ آلِ عمران آیت ۱۷۰) یعنی اللہ کی راہ میں مرنے والے ایسے زندہ ہیں کہ انہیں اس حالت میں رزق دیا جاتا ہے تو وہ اس رزق پر جو خدا نے انہیں اپنے فضل سے دیا خوش ہوتے ہیں اور وہ پچھلوں کے متعلق جو انہیں ابھی نہیں ملے بشارت پاتے رہتے ہیں کہ ان پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔ لیکن کافر کی موت کے بعد برزخ میں اس کے لئے عذاب کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جیسے غرق ہونے والی آلِ فرعون کے لئے قرآن مجید میں آیا ہے يُعْرَضُونَ عَلَى النَّارِ غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ (سورہ مومن آیت ۴۶) یعنی وہ صبح و شام آگ پر پیش کئے جاتے ہیں اور جب قیامت قائم ہوگی تو کہا جائے گا کہ انہیں زیادہ سخت عذاب میں داخل کرو۔

اِس سے واضح ہے کہ مومن کی موت کا نتیجہ تو فضل اور رحمتِ الٰہی ہوتا ہے اور کافر کا عذابِ الٰہی کی صورت میں مرنا جیسے جنگ میں مرنا یا پیشگوئی کے تحت مرنا اس کے اُلٹ نتیجہ پیدا کرتا ہے یعنی بجائے فضلِ الٰہی کے اور رحمتِ الٰہی کے اس پر عذاب کا تسلسل شروع ہو جاتا ہے اور پھر یہ عذاب برزخ

میں بھی جاری رہتا ہے اور آخرت میں اس سے بھی
سخت عذاب دیا جائے گا اور اتنے لمبے عرصہ کیلئے
دیا جائے گا کہ اس کے متعلق کہا گیا ہے خٰلِدِیْنَ
فِیْھَآ اَبَدًا کہ وہ غیر معمولی لمبا زمانہ جسے ہمیشہ ہمیش
بھی کہا جا سکتا ہے عذاب میں پڑے رہیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عذابِ الٰہی اور ابتلاء کا فرق ہمارے اِس
بیان سے واضح ہو گیا۔

اِس جگہ ایک اور آیت کا بیان کرنا بھی
خالی از فائدہ نہ ہو گا جس کے الفاظ یہ ہیں
وَلَنُذِیْقَنَّھُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ
الْاَکْبَرِ لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُوْنَ (سورہ سجدہ آیت ۲۲)
کہ ہم ان لوگوں کو یعنی نبی کے دشمنوں کو قریب کا
عذاب بھی چکھائیں گے جو عذابِ اکبر کے علاوہ ہو گا
اور قرآنِ مجید نے عذابِ اکبر کے متعلق فرمایا ہے
وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَکْبَرُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ
(زمر ۳۶) کہ آخرت کا عذاب اکبر ہے اگر وہ جانیں۔

پہلی آیت سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ نبیوں
کے دشمنوں پر عذاب آنے میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت
بھی مدِّ نظر ہوتی ہے کہ بچے رہنے والے اللہ تعالیٰ
کی طرف رجوع کر لیں اور پھر نبی کا حسبِ وعدہ
کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (مجادلہ: ۵۸)
غالب آجانا کفار میں یہ احساس پیدا کر دیتا ہے کہ
وہ نبی کے مقابلہ میں شکست کھا گئے اور رسوا ہوئے
لہٰذا اِس احساس کے نتیجہ میں انہیں اللہ کی طرف
رجوع پیدا ہوتا ہے اور وہ نبی پر ایمان لے آتے
ہیں جیسا فتح مکّہ کے بعد عرب میں یہ عام احساس
پیدا ہوا کہ بُت جھوٹے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا خدا سچّا ہے۔ چنانچہ جب ہندہ عورتوں میں
بیعت کرنے کے لئے آئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیعت میں یہ شرط رکھی کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو
شریک نہیں ٹھہرائے گی تو وہ پکار اُٹھی کہ یا رسول اللہ!
کیا اب بھی ہم شرک کر سکتی ہیں جبکہ بُتوں کی شکست
سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ جھوٹے خدا تھے۔
ہندہ نے آپ کے چچا حضرت حمزہؓ کو قتل کرایا
تھا وہ سزا کی مستحق تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسکی
دلیرانہ گفتگو سے سمجھ گئے کہ یہ ہندہ ہے۔ آپؐ نے
پوچھا کہ کیا تم ہندہ ہو؟ تو اس نے کہا ہاں! مگر
یا رسول اللہ! اب آپ کو مجھ پر کچھ اختیار نہیں رہا
کیونکہ میں مسلمان ہو چکی ہوں۔

اِس سے ظاہر ہے کہ عذابِ الٰہی کا مقصد
اللہ تعالیٰ کے نزدیک اصلاحِ خلق بھی ہوتا ہے۔

آخر میں میں پھر واضح کر دینا چاہتا ہوں
کہ نبی کے مخالفین کی بیماری یا تکلیف کو اس وقت
عذاب قرار دیا جا سکتا ہے جبکہ پہلے سے کوئی
پیشگوئی موجود ہو، اور اگر پہلے سے کوئی پیشگوئی
موجود نہ ہو تو اسے اسی طرح طبعی حادثہ قرار دیا
جائے گا جس طرح مومنوں کی بیماری یا تکلیف کو
طبعی حادثہ قرار دیا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک غیر از جماعت صحافی خاتون کے تاثرات

نورجہاں صاحبہ صدیقی کا مضمون بشکریہ از ہفت روزہ نصرت کراچی شمارہ ۴۲ - نورجہاں صاحبہ صدیقی سے معذرت کے ساتھ کہ مضمون میں سے بعض حصے حذف کر دئے گئے ہیں۔

(ادارہ)

بچپن سے سنتی چلی آئی تھی کچھ عجیب سے لوگ ہوتے ہیں جن کی الگ ایک دنیا ہے جن کا الگ ایک انوکھا سا عقیدہ ہے وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لیکن ان کے طور طریقے بہت مختلف سے ہیں۔ انہوں نے دنیا میں اپنی ایک جنت بنائی ہے جس میں دودھ کی نہریں بہتی ہیں اور جہاں حوریں ہیں۔ انہیں احمدی کہتے ہیں۔ ان کے عجیب و غریب مذہب کی ابتداء ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی نے رکھی جن کا تعلق قادیان سے تھا... اس شخص کو ہندوستان میں مسلمانوں کا زور کم کرنے اور ان کو آپس میں لڑانے کے لئے ان میں گروپ بنوانے کے لئے انگریزوں نے استعمال کیا ... بہرحال یہ سب چیزیں میرے ذہن میں تھیں کبھی کبھی مجھے بڑی جستجو بھی ہوتی تھی۔ ان لوگوں کے بارے میں جاننے کی کم از کم دنیا میں بنائی ہوئی ان لوگوں کی جنت دیکھنے کو تو میرا دل بہت چاہتا تھا لیکن جوں جوں بڑے ہوتے گئے شوق ماند پڑتا گیا اگر کبھی اپنے کسی بزرگ سے اپنے شوق کا اظہار کیا بھی تو بڑی صلواتیں سننی پڑیں۔ پھر ان لوگوں پر کفر کا فتویٰ صادر کیا گیا تو میرا بچپن کا شوق ایک بار پھر عود کر آیا۔ میں نے سوچا کہ اب تو میں صحافی ہوں بحیثیت صحافی مجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ دنیا میں کیا کیا ہوتا ہے لوگ کیسے رہتے بستے ہیں ان کے عقیدے کیا ہیں اور پھر وہ لوگ جو ہمارے ملک میں بھی رہتے ہیں تو انکی اصلیت کو تو جاننا چاہیئے۔

اپنی کلاس میں ایک لڑکی کو بڑی پابندی سے نمازیں پڑھتی دیکھتی تو حیران ہوتی یہ لڑکی کلاس روم میں بھی نماز کی پابندی کرتی ہے...

ویسے معلوم ہوتا ہے احمدی ہے۔ وہی اتنا نمازیں پڑھتے ہیں۔ چلو ہمیں کیا کچھ بھی کریں۔ میں یہ بات کہہ کر ختم کر دیتی ہمارا مذہب تو اسلام ہے اور ہمارا مذہب یہ سکھاتا ہے کہ ہم کسی کی دل آزاری نہ کریں خواہ اس کا تعلق کسی بھی طبقے سے ہو خواہ وہ مذہب دشمن ہی ہو۔ اور پھر جب عیسائیوں سے ہم دوستی کرتے ہیں اور یہودیوں جیسی مسلم دشمن قوم تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو برداشت کرتے ہیں یہاں تک کہ ہمارے مردوں کو مذہب کی رُو سے ان مذاہب سے تعلق رکھنے والی عورتوں سے شادی تک کی اجازت ہے تو پھر یہ احمدی لڑکی ہمارے لئے دردِ سر کیوں بنے اور پھر یہ بیچاری ہمیں تو کچھ بھی نہیں کہہ رہی۔ نماز پڑھتی ہے غلط یا صحیح وہ جانے اور اس کا خدا ہم کیوں دخل در معقولات کریں۔

پھر یوں ہوا کہ اس سال صحافیوں کا ایک گروپ ربوہ گیا تو میں بھی اپنی صحافی دوست کے ساتھ ربوہ چل پڑی۔

بحیثیت صحافی ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر چیز کے بارے میں جانیں جس طرح اپنی دوست کے ساتھ کلیسا جا کر اس کا ماحول دیکھنے سے میں عیسائی نہ بن سکی تو ربوہ جا کر احمدی کیسے ہو جاؤں گی۔

سو اللہ کا نام لے کر میں اپنی سہیلی کے ساتھ ربوہ چل پڑی۔ سپر ایکسپریس کی ایک بوگی ریزرو کرائی گئی تھی مسز منہاس ہمارے ساتھ تھیں ہمارا خاص خیال رکھ رہی تھیں۔ مہمان نوازی کی انتہا تھی اتنی کہ کبھی کبھی تو ہمیں عجیب سا لگنے لگتا۔ ٹرین میں بیٹھی ہوئی خواتین میں ماڈرن تعلیم یافتہ لڑکیاں بھی تھیں انہوں نے برقعہ سے پورا جسم ڈھک رکھا تھا یہاں تک کہ کان ناک اور ماتھا بھی۔ اذان ہوئی تو لوگوں نے سیٹوں پر بیٹھے بیٹھے نماز ادا کی ان کی نماز مجھے اپنی نماز سے قطعاً مختلف نہ لگی۔

مردانے کمپارٹمنٹ سے کچھ آوازیں آنی شروع ہوئیں۔ معلوم ہوا بحث ہو رہی ہے غیر احمدی اور احمدی میں۔ مسز منہاس نے کہا "دُنیا میں رہنے کے لئے ایک دوسرے کو سمجھنا بے حد ضروری ہے۔"

میں نے نزہت کے چہرے کو حیرانگی سے دیکھا تو وہ بولی چُپ چاپ سو جاؤ یہ لوگ مزاج کے بڑے ٹھنڈے ہیں اِس لئے کسی جھگڑے، لڑائی یا خطرے کا کوئی امکان نہیں اور میں مطمئن ہو کر لیٹ گئی۔ آنکھوں کے سامنے ابھی تک اس بناوٹی جنت کا سماں تھا جس کے بارے میں میں بچپن سے سُنتی آئی تھی جس کے دیکھنے کے لئے ہم نے بار بار اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ منہاس صاحب ہمیں یہ کہہ کر مطمئن کر دیتے کہ جی ضرور۔ آپ تو ہمارے مہمان ہیں ہم کیسے آپ لوگوں کو اپنی جنت نہ دکھائیں گے۔

پھر صبح ہوئی تو ایک لڑکی سے جس سے اب تک میری خاصی دوستی ہو گئی تھی میں نے پوچھا بھئی کچھ ربوہ کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ۔

کیا بتاؤں سوائے اس کے کہ جب پاکستان بنا تو ظاہر ہے اور مسلمانوں کی طرح قادیانیوں کو بھی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا تھا قادیان سے انکو نکلنا پڑا۔ بھارت میں صرف چند افراد کو چھوڑا گیا پاکستان میں اس علاقے کو منتخب کیا گیا جس کو وادیٔ ربوہ کہتے ہیں اس وقت یہ علاقہ بالکل صحرا تھا یہاں پانی کا نام و نشان تک نہ تھا پھر ہمارے حضور نے دعا کی اور یہاں اب خدا کا شکر ہے کہ خوب پانی بھی ہے آبادی بھی ہے۔ جنگلی جانور بھی دُور دُور تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظر نہیں آتے۔

حضور کون جی؟ مَیں چونکی۔ ہمارے خلیفہ

وہ لڑکی بولی۔ خلیفہ کیا جی۔ بس جی نبی کے بعد خلیفہ

ہی ہوتے ہیں۔ نبی لیکن نبی کون؟

نبی مرزا غلام احمد قادیانی۔ آپ مرزا غلام احمد

صاحب قادیانی کو نبی مانتی ہیں جبکہ توبہ توبہ نعوذ باللہ

نبی تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیغمبر آخر الزمان

آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں

ان پر تو نبوت ختم ہوگئی وہ تو خاتم الانبیاء تھے۔

مَیں نے دِل میں کہا مجھے غصہ بھی بے حد آیا لیکن سوچ

کر خاموش ہوگئی کہ مَیں صحافی ہوں صحافی کو اپنی ڈیوٹی

کے دَوران جذباتی نہیں ہونا چاہیئے ....

... مَیں نے دل میں سوچا اب ربوہ آنے والا

ہے خود وہاں جاکر سب معلوم ہو جائے گا۔ بہرحال

لائل پور میں ٹرین سے اُتر کر ہم لوگ بس کے ذریعہ

ربوہ گئے ...

... اور پھر ربوہ آگیا ہمیں دار الضیافت میں

ٹھہرایا گیا کمرہ نمبر ۳ ہمارے لئے تھا ہم وہاں گئے تو

دیکھا کمرے میں بھوسا بچھا ہے۔ ہم لوگ کوئی ڈھور ڈنگر

ہیں جو بھینسوں کے رہنے کی جگہ ہمیں دی گئی ہے

نذیر چنا نے کہا۔ آپ لوگوں کے لئے یہ کمرہ ہے ایک

دوسرے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسز منہاس

ہم لڑکیوں کو اس طرف لے گئیں۔ یہ ایک اچھا کمرہ

تھا جس میں چارپائیاں بچھی تھیں۔ آنٹی نے نذیر کی

بات سُن لی تھی بولیں، یہ بھوسا اِس لئے بچھایا جاتا ہے

کہ سردی سے بچاؤ رہے۔ اب یہاں پورا دیوہ بھرا ہوتا

ہے اتنی چارپائیوں کا تو ہم انتظام نہیں کر سکتے اور

ٹھنڈ بہت زیادہ ہوتی ہے اس لئے بھوسا استعمال

کیا جاتا ہے۔

... پہلے دن ہم ربوہ کا گول بازار دیکھنے نکلے

چھوٹا سا بازار جیسے کراچی کے کسی محلے کا بازار ہو۔

بازار میں ہمیں لوگ حیرت سے دیکھتے کہ یہ

بے پردہ خواتین کون ہیں کیونکہ پردہ احمدی جماعت

کے اصولوں کی ایک اہم کڑی ہے۔ لیکن پھر لوگ جان

گئے کہ ہم صحافی ہیں اور غیر احمدی ہیں۔

یہاں ایک بات پر ہر شخص زور دے رہا تھا

اور وہ یہ تھی کہ عیسیٰ کی قبر سرینگر کے محلہ خانیار میں

ہے۔ غیر ملکی رسالے میں پڑھا کہ ایک صاحب بشارت

نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ جس قبر کو قادیانی عیسیٰ کی قبر

کہتے ہیں وہ دراصل ان کے آباؤ اجداد میں سے ایک

بزرگ کی قبر ہے۔

مجھے یہ باتیں سُنکر بڑی عجیب سی لگیں اِسلئے

کہ ہمارے نظریہ کے مطابق حضرت عیسیٰ کو اللہ نے زندہ

آسمان کی جانب اُٹھا لیا تھا اور وہ دوبارہ اس سرزمین

پر رونما ہوں گے جبکہ عیسائیوں کا بھی یہی نظریہ ہے

کہ حضرت عیسیٰ کو صلیب پر چڑھایا گیا اور وہ دوبارہ

دُنیا میں نمودار ہوں گے۔

ربوہ میں بہت سے خواتین و حضرات سے

بات ہوئی۔ سب سے طویل ملاقات مرزا طاہر احمد سے

ہوئی۔ مرزا طاہر احمد صاحب نے اِس بارے میں احمدیوں

کا نظریہ بیان کیا۔ احمدیوں کے نظریے کے مطابق حضرت عیسٰی آسمانوں پر زندہ نہیں بلکہ ان کی وفات ہوگئی ہے۔ جب وہ صلیب سے اُترے تو وہ زندہ تھے اور وہ کفن جس میں وہ اس وقت لپٹے ہوئے تھے پایا گیا اور اس پر سائنسی تحقیقات کی گئیں تو جو شبیہ اُبھری اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عیسٰی اس وقت زندہ تھے۔

البتہ زخمی تھے بعد میں ایک غار میں ایک خاص مرہم سے ان کا علاج کیا گیا۔ صحت مند ہونے پر وہ کشمیر کی جانب چلے گئے اور بعد میں وہیں وفات پائی۔ کشمیر کے محلہ خانیار میں ان کی قبر بھی موجود ہے۔

میں نے مرزا طاہر سے کہا کہ یہ خاتم الانبیاء والی بات کی بھی آپ تردید کرتے ہیں؟ وہ بولے خاتم النّبیین سے مطلب ہے کہ محمد مصطفٰےؐ سب نبیوں میں افضل ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ مثلاً حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ یہ تو کہو کہ حضور خاتم النبیین ہیں لیکن اِس کا یہ مفہوم نہ لو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام رازیؒ نے خاتم النبیین کے معنے افضل النبیین یعنی سب نبیوں سے افضل ہی کئے ہیں۔

... مرزا طاہر کا کہنا ہے کہ ختمِ نبوّت کے بارے میں ہمارا تو یہ ایقان ہے کہ محمد مصطفٰےؐ ہی خدا کے آخری نبی تھے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اگر کچھ لوگ ایسا نظریہ رکھتے ہیں جو ہماری عقل سے بعید ہے تو وہ جائیں اور اللہ تعالیٰ سے کیوں ان کو کافر کہہ کر اپنی زبان خواہ مخواہ خراب کریں۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کون دل سے مسلمان ہے کون نہیں۔ کس کی نمازیں بخشی جائیں گی کسی کی بے نمازی میں بھی اللہ اس پر کرم فرمائے گا۔

ہم نے تو بحیثیت صحافی ربوہ میں دیکھا کہ ان کی مصنوعی جنّت دوزخ کے بارے میں ہمارا جو تصوّر تھا وہ بالکل مختلف نکلا۔ جنّت جس کو کہا جاتا ہے دراصل وہاں نہ حوریں ہیں نہ دُودھ کی نہریں بلکہ ایک قبرستان ہے جو عام قبرستان کی مانند ہے۔ اس میں تمام قبریں پکّی ہیں (قبریں تمام کچّی ہیں ان کے اِردگرد منڈھیر پختہ اینٹوں کی ہے۔ ناقل) اور ہر قبر کے بارے میں تفصیل موجود ہے۔ احمدیوں کا کہنا ہے کہ ان کے مسیح موعود مرزا غلام احمد کو الہام ہوا تھا اس قبرستان کے بارے میں جس کو وہ بہشتی مقبرہ کہتے ہیں۔

یہاں ان لوگوں کو ہی دفن کیا جاتا ہے کہ جنہوں نے جماعتِ احمدیہ کی بے حد خدمت کی ہو اور ان کے معیار کے مطابق صوم و صلوٰۃ کا پابند ہو پھر جس شخص نے ایسی زندگی گذاری ہو وہ وصیت کرتا ہے یہاں دفن ہونے کیلئے اور باقاعدہ کمیٹی فیصلہ کرتی ہے دوسرے لوگ ایک عام قبرستان میں دفن ہوتے ہیں۔ دفاعی افواج کے لوگوں کے لئے ایک چھوٹا سا علیحدہ قبرستان ہے (یہ قطعہ شہداء ہے جس میں بعض شہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوجیوں کی بھی قبریں ہیں۔ ناقل)

مرزا غلام احمد کے بعد احمدیوں نے مرزا نورالدین کو اپنا خلیفہ بنایا جن کا ان کے خاندان سے کوئی تعلق نہ تھا۔ پھر بشیر الدین صاحب ان کے دوسرے خلیفہ ہوئے جو مرزا غلام احمد کے بیٹے تھے۔ اب تیسرے خلیفہ جناب مرزا ناصر الدین ہیں یہ آکسفورڈ کے تعلیم یافتہ ہیں۔ ایک بات ہمیں بڑی کھلی کہ مرزا بشیر الدین کی سات بیویاں تھیں۔ مرزا بشیر الدین کی بیٹی جو مرزا ناصر الدین کی سگی بہن ہیں ان سے بات کر کے پتہ چلا کہ دراصل ایک وقت میں ان کی چار بیویاں تھیں البتہ کل سات شادیاں کیں ایک کے مرنے کے بعد انہوں نے دوسری شادی کی... جماعتِ احمدیہ کی عورتوں میں شعور پیدا کرنے اور ان کو تعلیم دینے کے لئے عورتوں کی ضرورت تھی اس لئے یہ شادیاں اسی ضرورت کے تحت کی گئیں...

ربوہ میں بہت سی غیر ملکی احمدی خواتین بھی آئی تھیں مثلاً امریکہ کی ۳۷ سالہ رشیدہ جو ملٹری اکیڈیمی کی ڈائریکٹر ہیں وہ بھی برقعہ میں تھیں۔ ان کی ایک انیس ۱۹ سالہ بیٹی بھی ہے جو صحافت پڑھ رہی ہے۔ ہالینڈ کی خاتون جن کے شوہر پاکستانی ہیں۔ وہ اسلام کی چار شادیوں کے اصول کی بے حد مداح تھیں۔ ان کی اور ان کے شوہر کی ایک دوسرے سے یہ دوسری شادی ہے۔ وہ دراصل بیوہ ہو گئی تھیں اور بیواؤں کو جو عزت اسلام میں دی گئی ہے اس کی وہ بڑی مداح ہیں۔

امریکہ ہالینڈ کے علاوہ وہاں کثیر تعداد میں یورپ سے لوگ آئے تھے۔ افریقہ سے آنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ تھی۔ سب سے زیادہ اہم بات یہ تھی کہ وہ سارے لوگ جو اپنا مذہب بدل کر احمدی ہوئے تھے انہوں نے اسلام کے بارے میں کافی تفصیل سے مطالعہ کیا تھا اور پھر احمدی فرقے کے بارے میں تو وہ مکمل طور پر مطلع تھے۔ اکثر و بیشتر افراد تو قرآنی آیات اور ان کے ترجمے کے ساتھ ہمارے سوالات کا جواب دیتے۔

افریقہ سے آئے ہوئے افراد کی کثیر تعداد عیسائیت سے احمدی ہوئی تھی۔ اس کی وجہ شاید ان عیسائیوں کے مظالم ہیں جو وہاں حکومت کرتے ہیں۔

ایک بات جو اسلام کے بقیہ بہتّر فرقوں میں سے کسی میں نہیں دیکھنے میں آئی وہ مذہب کا قرآن کا تفصیل و گہرائی میں کیا گیا مطالعہ ہے۔ ربوہ میں باقاعدہ مختصر کورسز ہوتے ہیں جن میں مختلف عمروں کے لڑکے لڑکیوں کو مذہب و قرآن کی تعلیم دی جاتی ہے۔ پوری جماعت انار کے دانوں کی طرح منظم ہے اور یہ اس کی تنظیم ہی ہے کہ احمدی فرقہ پوری دنیا میں تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

پھر اپنے خلوص اور روپے سے وہ بڑی آسانی سے لوگوں کے دل جیت لیتے ہیں۔ احمدی فرقے میں خواب اور الہام کو بہت اہمیت حاصل ہے بلکہ ان کے بہت سے تاریخی فیصلوں کا دارومدار خواب پر ہے بلکہ ان کی ایک کتاب جس کا نام تذکرہ ہے اس میں مستقبل کے حالات کی پیشگوئی

(باقی صـ۲۱ پر)

مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ گھانا کے ایمان افروز حالات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلخیص از مولانا غلام باری صاحب سیف

احمدیت کی اشاعت خدا کی تقدیر ہے اور اسکے فضل کے ہاتھوں ہی ہو رہی ہے۔ اس آسمانی تقدیر اور فضلِ الٰہی کو جذب کرنے والے دعا گو مجاہدین کے کارنامے احمدیت کی تاریخ کا تابندہ ورق ہیں ذیل میں ہم ایک ایسے ہی مجاہد بزرگ کے واقعات پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کے والد مہر غلام حسن صاحب سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ احمدیت کے قریب انہیں مسیح کی حیات و وفات کے مسئلہ نے کیا۔ وہ کہتے تھے کہ حیاتِ مسیح کا عقیدہ رکھنا شرک ہے اور توحید کے خلاف ہے۔ چنانچہ وہ غیر احمدی مولویوں سے اس مسئلہ میں تبادلہ خیالات کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچے کہ قرآن شریف حیاتِ مسیح کے عقیدہ کی تائید نہیں کرتا۔ اس کے بعد ان پر رؤیا کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کا انکشاف ہوا۔ محترم مولانا مبشر صاحب نے بتایا کہ ان کی پیدائش سے بھی پہلے والد صاحب نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ اگر خدا نے مجھے لڑکا دیا تو میں اسے وقف کروں گا چنانچہ اسی خواب کی بناء پر مجھے مدرسہ احمدیہ میں بھجوایا گیا۔ مولوی صاحب نے بیان کیا کہ مجھے مدرسہ احمدیہ میں جب والد صاحب نے داخل کیا تو تھوڑی دُور جا کر پھر مجھے دیکھنے آجاتے اس طرح جب انہوں نے بار بار کیا تو میں نے عرض کیا کہ آپ کچھ فاصلہ پر جا کر پھر دیکھنے واپس آجاتے ہیں آپ کے بار بار آنے سے مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے آپ ایسا نہ کریں مجھے خدا کے سپرد کر دیں اور آپ گھر واپس جائیں۔

۱۹۳۰ء میں جامعہ احمدیہ سے مولوی فاضل کا امتحان دینے کے بعد آپ کو سیالکوٹ کے دورہ پر بھجوایا گیا۔ پسرور میں ظہر کی نماز کے آخری سجدہ میں آپ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آواز سنی کہ "نذیر احمد پاس" جسے اقتداء میں نماز پڑھنے والے چوہدری محمد حسین صاحب نے بھی سنا اور اسی قسم کی خواب آپ کے والد صاحب نے بھی دیکھی انہیں ایک روز قبل کشف میں ایک تختی پر سنہری

حروف میں "نذیر احمد پاس" کے الفاظ لکھے ہوئے دکھائے گئے۔

۱۹۳۳ء میں آپ نے جامعہ احمدیہ کے وفد کے ساتھ جنوبی ہندوستان کا دورہ کیا جس میں یہ ٹیم دن کے وقت فٹ بال، ہاکی اور والی بال کے میچ کھیلتی اور رات کو جلسوں میں تقریریں کرتی۔

افریقہ میں تبلیغ کے لئے آپ کا انتخاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا مبشر صاحب فرماتے ہیں دسمبر ۱۹۳۵ء کا واقعہ ہے کہ میں اپنے والد صاحب کی آنکھوں کے اپریشن کے لئے والد صاحب کے ساتھ ڈسکہ کے ہسپتال میں تھا کہ میں نے الفضل اخبار میں اعلان پڑھا جو مکرم مولوی نذیر احمد صاحب علی کی طرف سے تھا کہ گولڈ کوسٹ میں ایک مولوی فاضل کی ضرورت ہے جو وہاں افریقن مبلغین کو تیار کرے۔ جماعتِ احمدیہ گولڈ کوسٹ کی طرف سے انہیں معمولی گزارہ دیا جائے گا۔ یہ اعلان پڑھ کر میں نے مولوی نذیر احمد صاحب علی کو چٹھی لکھی کہ میں گولڈ کوسٹ جانے کے لئے تیار ہوں اور میں بلا شرط اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں چنانچہ انہوں نے میرا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ یہ بلا شرط جانے کے لئے تیار ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ

"آپ انہیں لے جائیں کیونکہ شرط لگانے والے کام نہیں کیا کرتے۔"

مغربی افریقہ کو روانگی

چنانچہ مولانا مبشر صاحب نے پاسپورٹ بنوایا اور ۲ فروری ۱۹۳۶ء کو مولوی صاحب موصوف کے ساتھ قادیان سے روانہ ہو گئے۔ اسی گاڑی میں مولانا جلال الدین صاحب شمس (جنہوں نے بلادِ عربیہ اور لندن میں لمبا عرصہ تبلیغِ اسلام کا فریضہ ادا کیا) لندن کے لئے روانہ ہو رہے تھے۔ اسٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے ایک جمِ غفیر تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بھی اسی گاڑی میں امرتسر تک تشریف لے گئے۔ دہلی بذریعہ گاڑی پہنچے اور پھر بذریعہ ٹرین کولمبو روانہ ہوئے۔ سارا سفر نہایت خوشگوار رہا۔ راستہ میں جہاں جہاں بھی جماعتیں یا احمدی احباب تھے وہ ملاقات کے لئے آتے رہے۔ کولمبو سے آپ ایک جاپانی جہاز (سوئے مارو) کے ذریعہ روانہ ہوئے جو انگلستان جا رہا تھا۔ چونکہ مولانا نذیر احمد صاحب علی نے حج کے لئے جانا تھا اس لئے وہ عدن اُتر گئے میں اور مولانا شمس صاحب پورٹ سعید جا کر اُترے۔ وہاں سے بذریعہ ریل قاہرہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

قاہرہ کے قیام کے دوران میں ایک روز مولانا موصوف جامعہ ازہر گئے وہاں ایک طالب علم سے ملاقات ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میری اس طالب علم سے ملاقات ہوئی اور عربی میں گفتگو ہوئی تو اس نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے یہ عربی کہاں سے

سیکھی ہے۔ مَیں نے کہا پنجاب کی ایک چھوٹی سی بستی قادیان سے مَیں نے عربی زبان اور علوم کی تحصیل کی ہے تو وہ کہنے لگا کہ مجھے یقین نہیں آتا کیونکہ آپ قرآنی عربی بولتے ہیں۔ قاہرہ سے ہم حیفا روانہ ہوئے حیفا سے بذریعہ بس کبابیر گئے اور پھر وہاں سے مولانا محمد سلیم اور ایک اَور دوست کے ہمراہ بیت المقدس دیکھنے گئے۔ وہاں مقدس مقامات کو دیکھنے کے بعد دیوارِ گریہ کے ساتھ یہود کو گریہ زاری کرتے بھی دیکھا اور مولانا محمد علی جوہر کی قبر پر گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا نذیر احمد صاحب علی کی علالت

محترم مولانا نذیر احمد صاحب علی حج سے واپس لوٹے تو راستہ میں ان کو خون کی قے آئی۔ مارسیلز پہنچنے پر مولوی صاحب کا علاج شروع ہوا۔ ان کی بیماری کی اطلاع مرکز کو دی تو جواباً تار موصول ہوئی جس میں مجھے مغربی افریقہ روانہ ہونے کا حکم تھا اور مولوی صاحب کو بغرض علاج انگلینڈ روانہ ہونے کا حکم تھا لیکن مارسیلز میں علاج سے مولوی صاحب کو افاقہ ہو گیا اور ہم دونوں اکٹھے گولڈ کوسٹ روانہ ہو گئے۔ ۲۳ اپریل ۱۹۳۶ء کو ہم گولڈ کوسٹ کی بندرگاہ اکرا پہنچے۔ اکرا سے اسی روز بذریعہ لاری سالٹ پانڈ پہنچے وہاں احبابِ جماعت کثیر تعداد میں ہمارے استقبال کو موجود تھے۔ اِس موقع پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب علی نے جماعت سے خطاب فرمایا اور پھر مجھے فرمایا کہ مَیں بھی عربی زبان میں کچھ کہوں چنانچہ مَیں نے اختصار سے کچھ بیان کیا۔ ترجمانی کے فرائض لوکل مبلغ الحاج محمد اسحٰق صاحب نے ادا کئے جو بعد میں تاحیات جماعتِ احمدیہ گولڈ کوسٹ کے صدر رہے۔

مولوی صاحب فرماتے ہیں میرا اصل کام چونکہ وہاں لوکل مبلغین تیار کرنا تھا اِس لئے مَیں نے مبلغین کلاس کو باقاعدہ پڑھانا شروع کر دیا۔ علاوہ ازیں مڈل سکول کی SENIOR کلاسز کو روزانہ عربی پڑھاتا تھا۔ (جاری ہے)

آپ کو معلوم ہی ہے؟

کہ

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے مشہور شاگرد

حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)

کے دواخانہ کا نام اب

مشہور دواخانہ

ہو چکا ہے اور خط و کتابت کیلئے اب

اِتنا پتہ ہی کافی ہے

مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰

فون نمبر ۷۴۸۴۴ ربوہ کا فون ۶۳۸

نگران: حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مری ہر بات کو تُو نے جِلا دی ❖ مری ہر روک بھی تُو نے اُٹھا دی
(مسیح موعودؑ)

سیرالیون مغربی افریقہ کا وہ خوش نصیب ملک ہے جس میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے علمبردار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام لوائے اسلام کو اُونچا رکھنے کے لئے ۱۹۲۱ء سے پہنچنے شروع ہوئے۔ اس ملک میں احمدیہ مشن کا باقاعدہ قیام ۱۹۳۷ء میں حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی کے ذریعہ عمل میں آیا۔

آج کل یہ مشن مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب کی قیادت میں ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ آپکی ہدایات اور نگرانی میں لوکل مبلغین کے علاوہ مکرم مولوی مجید احمد صاحب سیالکوٹی، مکرم مولوی میر عبدالمجید صاحب، مکرم مولوی خلیل احمد صاحب مبشر، مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب عارف اور مکرم مولوی حمید اللہ خاں صاحب اپنے اپنے حلقہ میں فرائضِ منصبی سرانجام دے رہے ہیں۔

اِس ملک میں احمدیہ مشن نے انتہائی نامساعد حالات میں کام شروع کیا۔ تبلیغِ اسلام کی مہم کو ہر طرح سے تیز تر کرنے اور کامیاب بنانے کے لئے تعلیمی سرگرمیاں بھی شروع کیں۔ اب تعلیمی پروگرام کو وسیع سے وسیع تر کر دیا گیا ہے۔ اب محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۰ پرائمری سکول، ۱۲ سیکنڈری سکول کامیابی سے ملک کی بے نظیر خدمت بجا لا رہے ہیں۔ کم از کم پندرہ ہزار طلباء علم کے نور سے مستفیض ہو رہے ہیں سیرالیون سٹاف کے علاوہ ۳۵ پاکستانی اساتذہ بھی مصروفِ تعلیم ہیں۔

امسال دو احمدیہ سکول (کینما اور کبالہ) اسسٹ ہوئے اور فری ٹاؤن احمدیہ سکول کو ہر LEVEL کا درجہ دیا گیا۔ یہ پہلا مسلمان سکول ہے جس کو حکومت نے ڈگری کا درجہ دیا ہے۔

یہاں ایک بات بتانی ضروری ہے کہ عیسائی اپنے سکولوں میں داخلہ دینے سے پہلے بچوں کو بپتسمہ دیا کرتے تھے اور نام بدلا کرتے تھے جس کی وجہ سے مسلمان گھرانوں کے بہت سارے بچے بڑے ہو کر عیسائی بن جاتے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا نہیں ہے، مسلمان لیڈروں کا خود کہنا ہے کہ احمدیت نے اِس ملک میں آکر لوگوں کو عیسائی ہونے سے بچا لیا ہے

احمدیہ ہسپتال:۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری کردہ مبارک تحریک نصرت جہاں کے تحت محترم ڈاکٹر کرنل عبدالخالق صاحب، محترم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب اور محترم ڈاکٹر مبشر احمد

صاحب سلیم اپنے اپنے ہسپتال میں دن رات مریضوں کی خدمت کا اہم فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

لٹریچر اور اس کی تقسیم:- یہ زمانہ تحریر اور تقریر کا زمانہ ہے۔ امسال محترم امیر صاحب کی نگرانی میں سولہ مختلف عناوین پر پمفلٹ تیار ہوئے۔ ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوئے اور پھر انہیں ملک کے طول و عرض میں پھیلایا گیا۔

لندن کانفرنس پر جس نقطۂ نظر کو پیش کیا گیا اس کے متعلق سیرالیون میں پریس ریلیز دیا گیا۔ برٹش کونسل آف چرچز کے دعوت نامہ اور اس کے جواب کو شائع کر کے ہزاروں لوگوں تک پہنچایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر جو آپ نے کانفرنس میں فرمائی پمفلٹ کی صورت میں شائع کی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ بلٹن:- "AHMADIYYA MUSLIM NEWS AND VIEWS" کے عنوان سے پندرہ روزہ بلٹن باقاعدگی سے نکلتا ہے۔ یہ بلٹن لائبریریوں اور ملک کی اہم شخصیات کو باقاعدگی سے جاتا ہے۔

احمدیت کی آواز ہوا کی لہروں پر:- ریڈیو، ٹی وی پر باقاعدہ ہمارے پروگرام آتے ہیں۔ امیر صاحب اپنے ساتھ مبلغین اور الحاجی محمد کمانڈا بونگے سیکرٹری احمدیہ مشن کو لے کر یہ پروگرام پیش کرتے ہیں۔ امسال ریڈیو پر امیر صاحب کا انٹرویو بھی نشر ہوا جس میں آپ نے سیرالیون میں احمدیت کی تاریخ پر روشنی ڈالی۔

جماعتِ احمدیہ کی خدمات کا اعتراف:- مسنگبی کے مقام پر پبلک جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ کی یہ خوبی تھی کہ پیرامونٹ چیف اور الحاجی سیسے نے احمدیت کی دینی، تعلیمی اور طبّی خدمات کو بہت سراہا۔ مصری مبلغ استاد حامد نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا کہ احمدی لوگ کلمہ گو ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اس لئے یہ غیر مسلم نہیں ہو سکتے۔

"بو" میں عیسائیوں سے تبادلۂ خیالات:- عیسائی اب بھی اپنی تنظیم اور تبلیغ کے لحاظ سے بہت مضبوط ہیں "بو" میں تین چار سال سے ہم نے "DIALOGUE" ہوتے رہتے ہیں اس سال بھی حسبِ معمول DIALOGUE ہوئے عیسائیوں کے مختلف مشنوں کے مشنری صاحبان نے شمولیت کی۔ امیر صاحب کے علم اور طریقِ استدلال اور اندازِ گفتگو سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ شمولیت کے لئے عیسائیوں کے پڑھے لکھے طبقہ سے لوگ آتے ہیں۔ یہ سلسلہ تبادلۂ خیالات دُور رس نتائج کا حامل ہے۔

ملاقاتیں:- امسال ہم نے وفد کی صورت میں نائب صدر سے ملاقات کی اور انہیں قرآن مجید اور کتبِ سلسلہ کا تحفہ پیش کیا۔ اسی طرح وزیرِ تعلیم مکرم عبدالکریم کرومانے سے امیر صاحب کی قیادت میں وفد نے ملاقات کی۔ انہیں بھی قرآنِ مجید اور کتب کا تحفہ پیش کیا۔

TOMBOSU میں ہم وزیرِ مملکت بابا نجو صاحب سے ملاقات کے لئے ان کے گھر گئے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی تعلیمی اور تربیتی خدمات کو سراہا۔

ماہِ ستمبر میں پاکستان کے سفیر جناب احسانی صاحب گھانا سے سیرالیون تشریف لائے۔ تیسرے دن اسلامک کونسل نے انہیں تقریر کرنے کی دعوت دی۔ ہز ایکسی لینسی کی تقریر کے بعد آنریبل مصطفیٰ سنوسی جو کہ پہلے نائب صدر رہ چکے ہیں اور اب وزیر ہیں نے بھی تقریر کی۔ آپ نے جماعتِ احمدیہ کی قربانیوں اور خدمات کو دل کھول کر خراجِ تحسین پیش کیا۔ آپ نے کہا کہ ہر سوسائٹی اور جماعت کو احمدیت کے نقشِ قدم پر چل کر ملک کی خدمت کرنی چاہیئے۔

نئے مقامی مبلغین:۔ امسال خدا کے فضل سے گھانا سے دو مبلغین نے کورس مکمل کیا اب میدانِ عمل میں تربیت اور تبلیغ کا مقدس فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے ہارون جالو صاحب کو عنقریب اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعہ احمدیہ میں بھجوایا جا رہا ہے۔ ان سے پہلے یوسف ڈوروی صاحب جامعہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

مساجد:۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیرِ رپورٹ میں بواجے بو کی عظیم الشان مسجد پایۂ تکمیل کو پہنچی ہے۔ اِسی طرح بو اور کینما کی جامع مساجد بھی تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی جماعتوں کی تعداد بفضلہ تعالیٰ ۱۷۵ ہو چکی ہے اور کاروانِ اسلام اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہے۔

ایک غیر از جماعت خاتون صحافی کے تاثرات

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

کی گئی ہے۔ اِس کتاب میں ۱۹۷۴ء میں ان سے متعلق ہونے والے فیصلے کا بھی تفصیلی ذکر ہے۔

بہرحال اتنا کچھ دیکھنے سننے اور پڑھنے کے بعد اب میں کہہ سکتی ہوں کہ قادیانیوں کے متعلق سُنی ہوئی پچانوے فی صد سے زیادہ باتیں غلط ثابت ہو چکی ہیں۔

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
پاک ٹمبرز
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ لاہور
فون دکان ۶۲۶۱۸
فون رہائش ۵۳۵۰۰
کو یاد رکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتّہ
بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
اور دُعا فرمائیں
مقبول پیپر ورلڈ
گنپت روڈ۔ لاہور
فون ۶۳۸۴۹
گھر ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون ۶۲۵۱۶

ہر قسم کی
کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور پٹوں
نیز
سلنسر بکس اور سلنسر پائپ
کیلئے
ہماری خدمات سے فائدہ اُٹھائیے
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون ۳۱۱۴۶۳

ہر قسم کا سامانِ سائنس و جیبی ترخوان پر
خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹفک سٹور
گنپت روڈ۔ لاہور
فون ۶۴۵۰۰
کو یاد رکھیں

حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے
مشہور مجرّبات
سنہ ۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق
حبِّ اٹھرا — مکمّل کورس — پچیس روپے
نرینہ اولاد گولیاں — مکمّل کورس — تیس روپے
زدجامِ عشق — ایک ماہ کے لئے تیس روپے
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹
فون نمبر ۷۴۸۴۴؛ ربوہ فون ۶۳۸
نگران: حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوبے ٹمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ۔ راوی روڈ۔ لاہور
پر تشریف لاویں
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰
رہائش ۶۲۹۳۰، فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ
رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

کپڑے کی مشہور دکان
الفردوس
۸۵۔ بی۔ انارکلی۔ لاہور
الفردوس شال مرچنٹ
ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ و مردانہ دھسے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔
الفردوس شال مرچنٹ
۸۵۔ بی۔ انارکلی۔ لاہور

کپڑے کے عظیم دکان
مراد کلاتھ ہاؤس ریل بازار فیصل آباد
فون نمبر ۲۲۷۴۰ —— ۶۷۷۶۷
ہر قسم کے پارچات۔ اونی۔ سوتی۔ ریشمی۔ بنارسی ساڑھیاں۔ لہنگا سوٹ کمبل۔ گرم سوٹنگ وغیرہ واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لاویں۔
بشیر احمد مراد کلاتھ ہاؤس ریل بازار
فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
ویودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے
ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر
۵۳۔ فیروزپور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور
فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

کراچی میں جائیداد
خریدنے کے لئے
سلطان احمد طاہر سلیمان احمد طاہر
پراپرٹی لنکس سے رابطہ پیدا کیجئے
C-25 کمرشل ایریا
ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۴
ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱ — ۵۴۲۳۸۲
۴۳۴۸۳۲

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کیلئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah